# میرزا جلال اسیر اصفہانی

ڈاکٹر وجیہہ الدین، لیکچرر شعبۂ فارسی، دانش گاہ مہاراجہ سایاجی راؤ، بڑودہ گجرات

مرزا محمد جلال الدین المتخلص بہ اسیر سترہویں صدی کا مایہ ناز شاعر ہے حالانکہ وہ کبھی ہندوستان نہیں آیا لیکن اس نے ہندوستان کے متعدد شعراء کو متاثر کیا مرزا غالب بھی اس سے متاثر معلوم ہوتے ہیں (۱) صاحبانِ تذکرہ ہمیشہ بہار (۲) تذکرہ حسینی (۳) نے شاعر کا نام مرزا جلال اسیر لکھا ہے کلمات الشعراء (۴) تذکرہ منتخب اللطائف (۵) نتائج الافکار (۶) نے شاعر کا نام مرزا جلال اسیر لکھا ہے۔ لیکن انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مطابق شاعر کا نام مرزا جلال الدین محمد ہے (۷) اور گنج سخن کے مصنف نے میرزا سید جلال الدین اسیر اصفہانی لکھا ہے (۸) تذکرۃ الشعراء میں اس کا نام میرزا جلال الدین تحریر ہے (۹) صائب اصفہانی نے جو جلال اسیر کا ہم عصر ہے اس کی شعر گوئی کی پیروی میں یقین رکھتے ہوئے اس کا نام میرزا جلال تحریر کیا ہے

خوشا کسی کہ چو صائب ز صاحبان سخن
تتبع سخن میرزا جلال کند۔ (۱۰)

اسی طرح ابو طالب کلیم نے جو جلال اسیر کا معاصر ہے اس کی استادی کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا نام میرزا جلال الدین رقم کیا ہے۔

میرزای ما جلال الدین بس است    از سخن سنجان طلب گار سخن
راستی طبعش استاد من است    کج نہم بر فرق دستار سخن (۱۱)

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ شاعر کا نام میرزا جلال الدین محمد تھا یہ ایک سید خاندان سے تعلق رکھتا تھا دراصل میرزا امیر زادہ کا مخفف ہے جس کی نسبت سیدوں سے ہے۔ اور مرزا تیموریوں کے لیے لکھا جاتا تھا۔

عربک اینڈ پرشن مینکرپٹ ان دی اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور کے کیٹلاگ کا مؤلف صحف ابراہیم کے حوالے سے لکھتا ہے کہ "شاہ صفی کے زمانے میں (۱۶۲۹ – ۱۶۴۲ء ۱۰۳۸ – ۱۰۵۲ ہجری) جلال اسیر کو کچھ عرصہ کے لئے قید میں رکھا گیا تھا اسی وجہ سے اس نے اپنا تخلص اسیر رکھا لیکن یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ (۱۲) جلال الدین اسیر اپنے تخلص کے سلسلہ میں لکھتا ہے۔

من تخلص میکنم چوں دل اسیر
تاگرہ از زلف عنبر سا کشود (۱۳)

جہاں تک جلال اسیر کی تاریخ پیدائش کا تعلق ہے تو عام طور پر تذکرہ نگار اس کے متعلق خاموش ہیں اس کی کلیات میں بھی اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ البتہ کچھ تاریخی کتابوں اور تذکروں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ ذبیح اللہ صفا نے اپنی کتاب گنج سخن میں جلال اسیر کی تاریخ پیدائش ۱۰۲۹ ہجری / ۱۶۱۹ عیسوی (۱۴)۔ عربک اینڈ پرشن مینکرپٹ ان دی اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور کیٹلاگ کے مصنف نے اس سلسلہ میں دلچسپ بحث کی ہے۔

"ہمیشہ بہار کا مصنف اور مراۃ عالم کا مصنف شاعر کی وفات ۱۰۴۰ ہجری / ۱۶۳۰ عیسوی لکھتے ہیں۔ لیکن جلال اسیر کے دیوان میں ۱۰۴۴ ہجری اور ۱۰۴۵ ہجری کے تاریخی واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن صحف ابراہیم کے مصنف کا خیال ہے کہ اسیر چالیس سال کی عمر میں ۱۰۶۹ ہجری ۱۶۵۸ عیسوی میں انتقال ہوا اگر صحف ابراہیم کے مصنف کی رائے تسلیم کرلی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جلال اسیر شاہ عباس اول کی وفات کے وقت جو ۱۰۳۸ ہجری / ۱۶۲۸ عیسوی میں

[illegible] جلال اسیر [illegible] درست تھا [illegible]
[illegible] شاہ [illegible]
[illegible] وفات ۱۰۴۹ ہجری/۱۶۳۹ عیسوی [illegible]
[illegible] جلال اسیر
[illegible] ۱۰۰۹ ہجری/۱۶۰۰ عیسوی میں پیدا ہوا ہوگا۔
جلال اسیر اصفہانی کے [illegible] اس شعر سے واضح ہے

چشم حیرت [illegible] از سر [illegible] اسیر
[illegible] رہ یاران اصفہانم (۱۹)

جلال اسیر کے والد کا نام میرزا مومن تھا ان کی وفات شاعر کی زندگی میں ہو گئی تھی۔
[illegible] نصر آبادی میں مرقوم ہے۔

میر جلال ولد میرزا مومن شہرستانی من اعمال اصفہان ایشان از اجلہ و اعاظم سادات [illegible] نسب و ظہور حسب کالشمس فی نصف النہار مشہور و معروف [illegible] بکمالات طبع و علو مرتبہ آراستہ و بانواع صفات حسنہ [illegible] چنانچہ بمصاہرت نواب علیین آشیانی شاہ عباس ماضی سرافراز گردید [illegible] اوقات صرف مصاحبت اہل حال و صاحبان کمال و شعرا نمودہ۔ (۱۴)

[illegible] سے پتہ نہیں چلتا کہ جلال اسیر شاہ عباس کا [illegible] بلکہ [illegible] سمجھتا ہے کہ جلال اسیر شاہ عباس اول کا داماد تھا۔ شاہ عباس نے [illegible] شادی جلال اسیر سے کی تھی جس کی وفات شاہ عباس کی زندگی [illegible] جلال اسیر کی [illegible] تھی جس کا [illegible] گزشتہ سے [illegible] تھا۔

بیکسی اشک بہ تنہائی سخن دارد اسیر
کہ بعالم پدری یا پسری نیست مرا (۱۹)

جلال اسیر مرزا فصیح ہروی کا شاگرد تھا جن کا تعلق ہرات سے تھا جو خواجہ ابو اسمٰعیل عبداللہ انصاری الہروی کے خاندان سے تھے مرزا فصیح ہروی کے دو شاگرد تھے جلال اسیر اور درویش والہ ہروی جلال اسیر اپنے استاد کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

آنانکہ مست فیض بہارند چون اسیر
تہ جرعۂ ز بزم فصیحی چشیدہ اند (۲۰)

گلہتی از چمن فیض فصیحست اسیر
کہ زہر زمزمہ گلزار مقالی دارد (۲۱)

جہاں تک جلال اسیر کے اعتقاد کا تعلق ہے وہ اثنا عشری تھا۔ حضرت امام رضا سے اس کو خاص عقیدت تھی جس کا ذکر اس نے اپنے اشعار میں کیا ہے اور وہ خود حضرت امام رضا کے روضہ کا متولی بھی تھا۔ (۲۲)

ایمان ناقصی کہ ندارم بیا بہ بین — تسبیح را رشتۂ زنار ما مکن
ایمان محمد و علی دیا زدہ امام — گفتم اسیر اینہمہ آزار ما مکن (۲۳)

فزون باد التفات شاہ برما اقدر یارب
کہ گویندش اسیران صد مبارکباد ہر ساعت (۲۴)

مستی دارم مخموری نمیداند اسیر
ساغر از میخانہ شاہ خراساں میزنم (۲۵)

جلال اسیر کی تاریخ وفات میں بھی اختلاف رائے ہے۔ گنج سخن کے مصنف ڈاکٹر ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا اسیر کی وفات ۱۰۶۹ ہجری/۱۶۵۸ عیسوی لکھتے ہیں۔(۲۶) جبکہ قاموس المشاہیر (۲۷) اور تذکرہ ہمیشہ بہار (۲۸) کے مطابق ۱۰۴۰ ہجری/۱۶۳۰ عیسوی ہے۔

تذکرۃ الشعرا (۲۹)، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (۳۰)، تذکرہ نتائج الافکار (۳۱)۔
۱۰۴۹ ہجری / ۴۰-۱۶۳۹ عیسوی بتاتے ہیں۔ تذکرہ ہمیشہ بہار کی اطلاع کے مطابق جلال اسیر شاہ عباس ثانی کے زمانے میں حیات تھا جو اس عبارت سے واضح ہے۔
"میرزا طاہر وحید بخدمت داروغلی اصطبل شاہ عباس ثانی (۷۷-۱۰۵۲ ہجری ۱۶۶۷-۱۶۴۲ عیسوی) در اصطلاح آن ولایت میر آخور می نامند مامور بود آخر بخدمت والا پائیگی دیوان رسید۔ چنانچہ میرزا جلال اسیر درین معنی گفتہ":

طاہر ساو زیر دیوان شد
رفتہ رفتہ قشو قلمدان شد (۳۲)

جلال اسیر کی کلیات میں مختلف تاریخی قطعات درج ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ۱۰۴۵ ہجری / ۱۶۳۵ عیسوی تک حیات تھا اس لیے ہم کو اس کا سنہ وفات ۱۰۴۹ ہجری / ۱۶۳۹ عیسوی تسلیم کرنا چاہیئے اگر وہ اس کے بعد حیات ہوتا تو ممکن ہے کہ کچھ اور تاریخی قطعات لکھتا۔

تذکرہ ہمیشہ بہار کا مصنف لکھتا ہے کہ جلال اسیر شراب کا دلدادہ تھا (۳۳) اور کیونکہ اس کی وفات کم عمری میں ہوئی ممکن ہے شراب کی زیادتی اس کا سبب ہو۔

ذلالی خوانساری (وفات ۱۰۳۱ ہجری) جو شاہ عباس کا ملک الشعراء تھا۔ جلال اسیر کا شاگرد تھا۔ (۳۴) تمام تذکرہ نگار جلال اسیر کو سبک ہندی کا شاعر تسلیم کرتے ہیں۔ جلال اسیر نے اپنے کلام میں نئے استعارات نئی نئی تشبیہات اور نئے نئے خیالات اچھوتے انداز میں پیش کئے ہیں۔ شبلی نعمانی اور امیر شیر علی خاں لودھی (۳۵) اس کو خیال بندی کا بنیاد گزار بتاتے ہیں، جو سبک ہندی کا خاصہ ہے۔ جلال اسیر کے ہم عصر شعراء میں نظیری نیشاپوری، صائب تبریزی، ابو طالب کلیم، طالب آملی، حکیم شفائی، واله ہروی

سلاطین [illegible] ہندوستان [illegible] کے نام قابل [illegible]

کلیات جلال اسیر [illegible] ہجری میں مطبع منشی نول کشور لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ جس پر تقریظ خواجہ عزیز الدین لکھنوی نے لکھی تھی۔ لیکن اس میں جلال اسیر کے حالات زندگی سے متعلق کسی قسم کی تفصیل نہیں ملتی اور نہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس نسخہ کی مدد سے کلیات چھپی ہے اور وہ کہاں دستیاب ہے۔ اس کلیات میں قصائد، قطعات، مثنوی، غزلیات مخمسات، رباعیات وغیرہ شامل ہیں۔ چالیس سال کی عمر میں جلال اسیر نے اتنی ضخیم کلیات چھوڑی ہے اس سے اس کی پر گوئی اور نادر الکلامی کا پتہ چلتا ہے۔ اسیر اپنی زندگی میں کبھی بھی ہندوستان نہیں آیا لیکن بیرون ایران خاص کر ہندوستان میں اس کی کلیات کے نسخے تقریباً ہر بڑی لائبریری میں موجود ہیں مثلاً مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور پٹنہ، ملا فیروز لائبریری بمبئی، آصفیہ لائبریری حیدرآباد، نیشنل میوزیم نئی دہلی، عربک پرشن انسٹی ٹیوٹ ٹونک راجستھان، ہندوستان کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور پاکستان، ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری ڈھاکہ بنگلہ دیش وغیرہ میں کلیات جلال اسیر کے نسخے موجود ہیں جس سے اس کی ایران سے باہر شہرت کا پتہ چلتا ہے نمونہ کے طور پر جلال اسیر کی چند غزلیں پیش ہیں۔

## ۱

دوش ساز نالہ با آہنگ بود	با زمین و آسمان در جنگ بود
بادۂ نازک کہ بی تو پر نکرد	شیشۂ ما خانہ زاد سنگ بود
در گلستان دیدمش نشناختم	بر تنش پیراہن گل تنگ بود
این دو رنگیہا ز زشتیہای ماست	نور و ظلمت پیش ازین یکرنگ بود

یاد شورِ کعبه جو ئیها اسیر
جنبشِ مژگان بده فرسنگ بود

۲

صبحی کہ در میکدهٔ عید کشاید — صد رنگ گل از توبهٔ جاوید کشاید
رنگین صفِ حیرت. تمنای نگاهی — مژگانِ تو خون از رگ امید کشاید
بر داشتهٔ جلوهٔ سرویست غبارم — از شبنم انجم گلِ خورشید کشاید
گلزار محبت چقدر شوخ بهارست — از گلبن کثرت گل توحید کشاید
خار و گل حسرت نشود کام دو عالم — براوی چه مطلب در امید کشاید
جائیکه اسیرِ تو کند باده گساری
حسرت گره از خاتمِ جمشید کشاید

۳

مستم و آن چشم شهلا در نظر — شوخ میسر قصد تماشا در نظر
بستهٔ آئین گریهٔ مژگان مرا — قطرهٔ خونیست دریا در نظر
مشقِ باران میکند مژگانِ من — کاغذ ابریست صحرا در نظر
پیچ بر پیچست خون خواب و خمار — حسن رنگ آمیز دیبا در نظر
جلوهٔ سر کرده می ریزد اسیر
برگِ گل از خار آن پا در نظر

۴

شوقِ تو خریدار چرا جان نفروشم — هستی چه متاعیست که ارزان نفروشم

چون بسملم بخزد از یاد نگاہی | چون سرمۂ حیرت بسلیمان نفروشم
بابی پر و بالان نکنم دعوئ پرواز | خاشاک پا این شعلہ سواران نفروشم
رفتم چہ دعا ہا کہ بیاران نفرستم | داغ چہ چمنہا بخیابان نفروشم

غمنامۂ دردت بمسیحا ننویسم
بی برگئ داغت بگلستان نفروشم

(۵)

بسویم آمدی شیدای خویشم ساختی رفتی | باین روزم نشاندی بیوفا انداختی رفتی
چہ رنگی کشتم از تاراج شوخی فرین بادا | زدی بستی و کشتی سوختی پرداختی رفتی
چہ رحمست این چہ انصافست ظالم اختراع این است | زدی صیدی بخاک رہ فگندی تاختی رفتی

مروت اینچنیں عاجز نوازی اینچنیں باید
زپا افتادۂ دیدی و قد افراختی رفتی

## متابع


(۱) خورشید الاسلام ۔غالب، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی ۱۹۷۵ء اشاعت دوم صفحہ ۲۸، ۲۹۔

(۲) کشن چند اخلاص مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی، انجمن ترقی اردو ۔پاکستان، صفحہ ۶، ۱۹۷۳ء

(۳) میر حسین دوست، منشی نولکشور، لکھنؤ ۱۸۷۵، صفحہ ۱۳

(۴) محمد افضل سرخوش، بتصحیح صادق علی دلاوری، لاہور ۱۹۴۲ء صفحہ ۳

(۵) رحیم علی خان امام، بتصحیح سید محمد رضا جلالی نائینی و سید امیر حسن عابدی، ایران ۱۳۴۹ شمسی، صفحہ ۶۳۔

(۶) مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، بمبئی، ۱۳۳۶ ہجری، صفحہ ۴۷۔

(۷) Vol. I (A-B) Netherland, (New edition) 1960, P. 707

(۸) ذبیح اللہ صفا، جلد سوم، تہران، ۱۳۴۰ شمسی، صفحہ ۱۰۲
(۹) مولانا عبد الغنی خاں، تصحیح محمد مقتدا خان شیرانی، علی گڑھ، ۱۹۱۶، صفحہ ۱۳
(۱۰) مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی، مآثر الکرام (سرو آزاد) بتصحیح عبد اللہ خان دفصل دوم
لاہور ۱۹۱۳، صفحہ ۵۳۔
(۱۱) ایضاً۔
(۱۲) Moulavi Abdul Muqtadir Khan, vol. III
London, 1912, P. 65
(۱۳) کلیات میرزا جلال اسیر نسخہ خطی (یونیورسٹی گلشن نمبر ۲۸، فارسیہ نمبرا نظم) مولانا
آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔
(۱۴) جلد سوم، صفحہ ۱۰۲۔
(۱۵) مولوی عبد المقتدر خاں، جلد سوم صفحہ ۶۶-۶۵۔
(۱۶) کلیات مرزا جلال اسیر (مطبوعہ منشی نول کشور) لکھنؤ ۱۲۹۰ہجری، صفحہ ۳۳۔
(۱۷) محمد طاہر نصر آبادی، تذکرہ نصر آبادی، بتصحیح وحید دستگردی (تاریخ طبع
ندارد) دہلی یونیورسٹی لائبریری نمبر 2 K 45 .12، 0164، صفحہ ۹۵۔
(۱۸) نصر اللہ فلسفی، زندگانی شاہ عباس اول، جلد دوم، تہران ۱۳۴۷ شمسی ص ۲۰۲۔
(۱۹) کلیات مرزا جلال اسیر مطبوعہ نول کشور، صفحہ ۱۵۰
(۲۰) کلیات میرزا جلال اسیر (نسخہ خطی ذاتی) ورق ۱۵۵۔الف
(۲۱) کلیات مرزا جلال اسیر، مطبوعہ نول کشور، صفحہ ۲۸/
(۲۲) نصر اللہ فلسفی، ایضاً، صفحہ ۲۰۲۔
(۲۳) کلیات مرزا جلال اسیر، مطبوعہ نول کشور، صفحہ ۳۶۲-۳۶۱۔
(۲۴) ایضاً صفحہ ۲۱۸۔

(۲۵) کلیات میرزا جلال اسیر (نسخہ خطی ذاتی) ورق ۲۳۲-ب
(۲۶) جلد سوم صفحہ ۱۰۲
(۲۷) مرتبہ نظامی بدایونی، جلد اول، بدایوں، ۱۹۲۴ء، صفحہ ۸۲ -
(۲۸) کشن چند اخلاص، صفحہ ۷-۶ -
(۲۹) مولانا عبدالغنی خاں، صفحہ ۱۳ -
(۳۰) جلد اول، صفحہ ۷۰ -
(۳۱) مولانا محمد قدرت اللہ گوپاموی، صفحہ ۷۴ -
(۳۲) کشن چند اخلاص، صفحہ ۷ -
(۳۳) کشن چند اخلاص صفحہ ۶ -
(۳۴) امیر شیر علی خاں لودھی تذکرہ مراۃ الخیال ۱۳۲۴ ہجری بمبئی صفحہ ۷۷
(۳۵) شعر العجم جلد ۳ نجم اعظم گڈھ ۱۹۵۷، صفحہ ۶۵ و تذکرہ مراۃ الخیال صفحہ ۷۶

---

صفحہ ۳۰ کا بقیہ

(۶۹) النووی۔ المجموع، ج ۱ ص ۵۳ ۔ ابن القیم۔ الاعلام، ج ۳ ص ۱۸۸-۱۸۳
(۷۰) الاعلام ۔ لابن القیم۔ ج ۱ ص ۱۶۴
(۷۱) ایضاً ـــــ ج ۴، ص ۱۹۶ ـــــ ۱۹۷
(۷۲) ایضاً ـــــ ج ۴ - ص ۱۹۷

---


**یوپی تعلیمی نصاب کی چند اہم کتب**

تاریخ ملت جلد اول (نبی عربی) قاضی زین العابدین [illegible]
تاریخ ملت جلد دوم (خلافت راشدہ) [illegible]
تاریخ ملت جلد سوم (خلافت بنی امیہ) [illegible]
تاریخ ملت جلد ہشتم (خلافت عثمانیہ) مفتی انتظام اللہ شہابی [illegible]